سوال

(26) اذان میں أشھد ان امیر المومنین علی ولی اللہ کا اضافہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا اذان کے کلمات میں شہادتین کے بعد أشھد ان امیر المؤمنین علی ولی اللہ وغیرہ کے کلمات کہنا درست ہے۔ قرآن وسنت کی رو سے وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اذان شعائر اسلام میں سے ہے ان کے الفاظ وہی درست ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ اذان میں نہ اپنی طرف سے اضافہ جائز ہے اور نہ کمی۔ جو شخص اذان میں بعض کلمات کا اضافہ کرتا ہے وہ بدعتی ہے بلکہ لعنت کا موجب ہے۔ سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت اذاب کے بارے میں مروی ہے۔ اس میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت لوگوں کو نماز کیلئے جمع کرنے کے واسطے ناقس بجانے کا حکم دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی کے ہاتھ میں ناقوس ہے تو میں نے ان کو کہا، اے اللہ کے بندے کیا تو ناقس بیچے گا تو اس نے کہا آپ اس کے ساتھ کیا کریں گے۔ تو میں نے کہا میں نماز کیلئے اس کے ذریعے لوگوں کو ندا دوں گا۔ تو اس نے کہا کہ میں تجھے ایسی بات پر راہنمائی کروں جو اس سے بہتر ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ تو اسنے کہا کہ تو کہہ:

"اَللہُ اَکبَر اَللہُ اَکبَر اَللہُ اَکبَر اَللہُ اَکبَر اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللہ اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الفَلَاح حَیَّ عَلَی الفَلَاح اَللہُ اَکبَر اَللہُ اَکبَر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ"

صبح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خواب سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أن ہذا رؤیا حق إن شاء اللہ))

"یقیناً یہ خواب سچا ہے اگر اللہ نے چاہا"۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بلال رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات سکھا دو تاکہ وہ اذان کہے کیونکہ اس کی آواز تجھ سے بہتر ہے"۔ (منتقی لابن جارود (۱۵۸) ابوداؤد (۴۹۹) ابن ماجہ (۷۰۶) ترمذی (۱۸۹) احمد ۴۳/٤ دارمی ۲۱۴/۱، ابن حزیمہ ۱۹۲، ۱۹۱، ۱/۱۸۹)۔

اسی طرح فجر کی اذان میں "حی علی الفلاح" کے بعد دوبار "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا بھی مشروع ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"من السنة إذا قال المؤذن فی أذان الفجر حی علی الفلاح قال الصلاة خیر من النوم"

''صبح کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا سنت میں سے ہے''۔ (ابنِ خزیمہ (۳۸۶) ۲۰۲/ ۱، دار قطنی ۲۴۳/ ۱، بیہقی ۴۲۳/ ۱، ابن منذر ۳/۲۱) اوراصول میں یہ بات متحقق ہے کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ من السنۃ کذا مسند اور مفروع حدیث کے حکم میں ہے۔ امام نودی نے المجموع 232/5، ابن ہمام نے ''التحریر'' اوراس کے شارح ابن امیر الحاج نے ۲۲٤/۲ پر جمہور اصولیین و محدثین سے یہی موقف نقل کیا ہے۔ اسی طرح سیدنا ابو محزورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان سکھلائی اور فرمایا صبح کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم کہا کرو۔ یہ حدیث سیدنا ابو محزورہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طریق کے ساتھ درج ذیل کتب میں مروی ہے مسند احمد ۴۰۸/۳، ابو داوٗد (۵۰۱) نسائی (۲/۷) ، ابن خزیمہ (۳۸۵) دار قطنی ۲۲۴/ ۱، بیہقی ۴۲۲/ ۱، ابن حبان (۲۸۹) تاریخ الکبیر ۱۲۳/ ۱، عبدالرزاق ۴۷۲/ ۱، حلیہ الاولیاء ۴۱۰/۸

اسی طرح عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ فجر کی پہلی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہا جاتا ہے۔ (طحاوی ۱۷۳/ ۱، بیہقی ۴۲۳/ ۱، التلخیص الجبیر ۲۰۱/ ۱)
ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے اذان میں ترجیع بھی ثابت ہے یعنی شہادتین کے کلمات کو دوبارہ کہنا۔ پہلی بار آہستہ دوسری بار اس سے اونچی آواز میں۔ مذکورہ بالا صحیح احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اذان کے مذکورہ کلمات ہی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ ان میں نہ اضافہ جائز ہے اور نہ ہی کمی۔ اس اذان میں اشھد ان علیا ولی اللہ وغیرہ کے کلمات نہیں ہیں جو لوگ ان کلمات کا اضافہ کرتے ہیں، وہ احداث فی الدین کے مرتکب ہیں اور بدعتی ہیں۔ فقہ جعفریہ میں بھی ان کلمات کا اذان میں کہنا ثابت نہیں ہے بلکہ فقہ جعفریہ کی رو سے یہ کلمات اذان میں کہنا گناہ ہے اور کہنے والا لعنت کا مستحق ہے۔
فقہ جعفریہ کی صحاب اربعہ وغیرہ میں مرقوم اذان اور اہل سنت کی اذان میں فرق صرف یہ ہے کہ حی علی الفلاح کے بعد فقہ جعفریہ کی طرف سے حی علی خیر العمل دو مرتبہ کہنا ہے۔ باقی اذان کے الفاظ وہی ہیں جو اہل سنت کی اذان کے ہیں۔ شیعہ مذہب کی معتبر کتاب الفقیہ من لایحضرہ افلقیہ ص ۱۸۸/ ۱ پر ابن بابویہ قمی نے اذان کے الفاظ نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔

" ہذا ہو الأذان الصحیح لا یزاد فیہ وولا ینقص منہ والمفوضۃ لعنہم اللہ قد وضعوا أخبارا وزادوا فی الأذان محما وآل محمد خیر البریہ مرتین وفی بعض روایا تہم بعد أشھد أن محمد رسول اللہ – أشھد أن علیا ولی اللہ مرتین ومنہم من روی بدل ذالک أشھد أہن علیا أمیر المؤمنین حق مرتین ولاشک فی أن علیا ولی اللہ وانہ أمیر المؤمنین حقا وأن محمد وآلہ صلوات اللہ علیہم خیر البریہ ولکن لیس ذالک فی أصل الأذان وإنما ذکرت ذالک لیعرف بہذہ الویادۃ المتہمون بالتفویض المدلسون أنفسہم فی جملتنا"

''یہی اذان صحیح ہے نہ اس میں زیادتی کی جائے گی اور نہ کمی اور یمفوضہ فرقہ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ انہوں نے بہت سی روایات گھڑیں اور اذان میں محمد و آل محمد خیر البریہ دو مرتبہ کہنے کیلیئے بڑھائیے اور انکی بعض روایات میں اشھد ان محمدا رسول اللہ کے بعد اشھد ان علیہ ولی اللہ دو دفعہ ذکر کیا گیا۔ ان مفوضہ میں سے بعض نے ان الفاظ کی بجائے یہ افلاظ روایت کیے ہیں اشھد ان امیر المومنین حقا یہ بات یقینی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ، اللہ کے ولی اور سچے امیر المؤمنین ہیں اور محمد و آل محمد خیر البریہ ہیں لیکن یہ الفاظ اصل اذان میں نہیں ہیں۔ میں نے یہ الفاظ اس لیئے ذکر کیے ہیں تاکہ ان کی وجہ سے ہو لوگ پہچانے جائیں جو مفوضہ ہونے کی اپنے اور تہمت لیئے ہوئے ہیں۔ اس کے ابوجود اپنے اور آپ کے اہل تشیع میں شمار کرتے ہیں''۔ انتھی ابن بابویہ قمی شیعہ محدث کی اس صراحت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اشھد ان علیھا ولی اللہ وغیرہ کلمات اصل اذان کے کلمے نہیں بلکہ اس لعنتی فرقہ مفوضہ نے یہ گھڑے ہیں اور اذان میں داخل کر دیئے ہیں۔ ائمہ محدثین کے ہاں ان کا کوئی ثبوت نہیں۔ الفقیہ من لایحضرہ الفقیہ ص ۱۸۸/ ۱ کے حاشیہ میں مفوضہ فرقے کی تشریح ان الفاظ میں کی گئی ہے:

" فرقۃ ضالۃ قالت بأن اللہ خلق محمدا وفوض إلیہ خلق الدنیا فہو الخلاق وقیل لم ذالک إلی علی علیہ السلام"

''مفوضہ ایک گمراہ فرقہ ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ اس کے بعد دنیا کی پیدائش کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پسرد کر دیا لہٰذا آپ ہی خلاق (بہت زیادہ پیدا کرنے والے) ہوئے اور ان کے عقائد میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدائش کا معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا''۔

مذکورہ بالا وضاحت سے معلوم ہوگیا کہ مفوضہ ایک لعنتی فرقی ہے ۔ اس نے یہ کلمات اذان میں بڑھائے ہیں ۔ سنت کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ۔ شیعہ مذہب کی معتبر کتاب لامبسوط ۹۹/ ا ط تہران لابی جعفر بن محمد حسن الطوسی میں لکھا ہے کہ :

فَاَما قول اَسهداَن علیاً اَمیرالمؤمنین وَآل محمد خیر البریۃ علی ما ورد فی شواذ الاَخبار فلیس بمعمول علیہ فی الاَذان ولو فعلہ الاِنسان یَاَثم بہ غیر اَنہ لیس من فضیلۃ الاَذان ولا کمال فصولہ

'' بہر حال اذان میں اَشھد ان علینا امیر المؤمنین وال محمد خیر البریہ کہنا جیسا کہ شاذ روایات میں آیا ہے ان کے کہنے پر کوئی کاربند نہیں ہے اور اگر کوئی شخص اذان میں یہ کلمات کہے تو وہ گناہگار ہوگا ۔ علاوہ ازیں یہ کلمات اذان کی فضیلت اور کمال میں سے نہیں ہیں '' ۔

اس طرح شیعہ مذہب کی معتبر کتاب اللمعۃ الدمشقیہ ۲۴۰/ ا پر لکھا ہے : '' مذکورہ اذان (جو کہ اہل سنت کے مطابق ہے) یہی شرع میں منقول ہے ۔ اس کے علاوہ زائد کلمات کا شروع طور پر درست سمجھنا جائز نہیں ہے خواہ وہ اذان کے اندر ہوں یا اقامت میں ۔ جیسا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کی گواہی کے الفاظ اور محمد و آل محمد کے خیر البریہ یا خیر البشر ہونے کے الفاظ ہیں ۔ اگر چہ جو کچھ ان الفاظ میں کہا گیا ہے ، وہ واقعی درست ہے (یعنی سدینا علی رضی اللہ عنہ کا ولی اللہ ہون اا ور محمد و آل محمد کا بہترین مخلوق ہوان) لیکن ہر وہ بات جو واقعتا درست اور حق ہو ، اسے ایسی عبادات میں داخل کرلینا جو شرعی وظیفہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی حد بندی کی گئی ہو ، جاز نہیں ہوجاتا ہے ۔ لہٰذان کلمات کا اذان میں کہنا بدعت ہے اور ایک نئی شریعت بنانا ہے '' ۔

اسی طرح شیعہ کی کتاب فقہ امام جعفر صادق لمحمد جواد ۱۶۶/ ا ط ایران میں لکھا ہے :

واتفقوا جمیعا علی اَن قول اَشھد ان علیا ولی اللہ من فصول الاَذان واَجزائہ وان اَتی بنیۃ انہ من الاَذان فقد اَبدع فی الدین واَدخل فیہ ما ہو خارج عنہ

'' تمام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اشھد ان علیا ولی اللہ کلما اذان اور اس کے اجزاء میں سے نہیں ہے اور اس پر بھی کہ جو شخص ان الفاظ کو اس نیت سے کہتا ہے کہ یہ بھی اذان میں شامل ہیں تو اس نے دین میں بکالی اور وہ بات دین میں داخل کر دی جو اس سے خارج تھی '' ۔

اس طرح شیعہ محدث و مفسر شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن حسن الطوسی نے اپنے فتاوی النھایہ فی مجرد النفقہ والفتاوی ص ٦٩ ط قم ایران میں لکھا ہے :

" واما ماروی فی شواذ الاَخبار من قول اَشھد اَن علیا ولی اللہ وَآل محمد خیر البریۃ فمما لا یعمل علیہ فی الاَذان والاِقامۃ فمن عمل بہا کان مخطئا"

'' شاذ روایات میں یہ '' قول اشھاد ان علیا ولی اللہ آل محمد خیر البریۃ '' جو مروی ہے ، یہ ان کلمات میں سے ہے جن پر اذان اور اقامت میں عمل نہیں کیا جاتا جس شخص نے اس پر عمل کیا وہ غلطی پر ہے '' ۔

مذکورہ بالا دلائل سے یہ بات متحقق ہوتی ہے کہ اذان کے کلمات شعائر اسلام میں سے ہیں اور یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے ہیں ۔ کسی شخص کو ان میں نہ اضافہ کرنے کی اجازت ہے اور نہ ہی کمی کی ۔ جو شخص اذان میں اضافہ یا کمی کرتا ہے ، وہ بدعتی ہے اور موجب لعنت ہے ۔ فقہ جعفریہ کی امہات الکتب میں بھی یہی اذان جو اہل سنت کے ہاں مشروع ہے ، نقل کی گئی ہے سوائے حی اعلی خیر العمل کے اور فقہ جعفریہ کی رو سے '' اشھد ان علیا ولی اللہ '' کے کلمان کا اذان میں درج کرنا گناہ ہے اور بدعت ہے بلکہ یہ الفاظ لعنتی فرقہ مفوضہ میں گھڑے ہیں اور اذان میں داخل کرئیے ہیں حلانکہ یہ کلمات اذا نہین ہیں ۔ ہم دعوے کے ساتھ یہ بات کہتے ہیں کہ سیدنا علی رض اللہ عن ، سیدنا حسن رض اللہ عنہ ، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ ، علی زین العابدین وغیرہ جو شیعہ کے ہاں ائمہ اہل بیت ، معصوم عن الخطاء شمار ہوتے ہیں ۔ ان سے صحیح سند کے ساتھ تو کیا ضعیف سند کے ساتھ بھی ان کلمات کا اذان میں کہنا درست ثابت نہیں کیا جا سکتا ۔ سیدنا علی رض اللہ عنہ کے زمانے میں بھی نماز کیلئے اذان دی جاتی تھی تو کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات اذان میں کہلوائے تھے ۔ بعض لوگ کہتے کہ جو لوگ اذان میں کلمات نہیں کہتے ، ان کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت نہیں ہے ۔ یہ بات سراسر غلط ہے اگر محبت کی یہ علامت ہے کہ جس کے ساتھ محبت ہو ، اس کا نام اذان میں لیا جائے تو حضرات کی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ اور ان کی تمام الواد ، اسی طرح ان کے مزعومہ بارہ امام اور ان کے اولاد کا نام بھی اذان میں لینا چاہئیے ۔ تاکہ کھل کر محبت کا اظہار ہو اور اگر اس طرح اذان شروع کر دی جائے تو ہو سکتا ہے ۲۴ گھنٹے میں اذان بھی مکمل نہ ہو اور نماز کا وقت ہی نہ ملے ۔ اور

شیعہ مجتہدین سے صراحت کے ساتھ نقال کر دیا ہے جو بات امر واقع میں درست ثابت ہو، اس کو اذان میں اپنی طرف سے داخل کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اذان کے کلمات اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقل ہیں اور متعین ہیں۔ ان میں اضافہ کرنا اپنے آپ کو لعنت کا حقدار بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو سنت نبوت پر عمل کی حماقت توفیق عنایت فرمائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ